بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **28** / جون 2010ء بمطابق **15** / رجب 1431ھ بروز سوموار بوقت سہ پہر 4 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مَاتَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِهٖ وَ یَغۡفِرُ مَادُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر ۵ سورۃ النسآء آیت نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۶

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول ﷺ کی جبکہ کھل چکی اُس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اُسکو وہی طرف جو اُس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اُس کو دوزخ میں اور وہ بہت بُری جگہ پہنچا۔ بیشک اللہ نہیں بخشتا اُس کو جو اُسکا شریک کرے کسی کو اور بخشتا ہے اِسکے سوائے جس کو چاہے۔ اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا وہ بہک کر دُور جا پڑا۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب سپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمنِ الرَّحِیم۔ وزیرخزانہ صاحب! اگر ہم وقفہ سوالات آج معطل کر دیں کیونکہ آپ نے wind-up speech بھی دینی ہے۔ پھر نئے سال کے بجٹ کے مطالباتِ زَر ہونگے۔ شاہ صاحب! آپ کی کیارائے ہے؟

سیداحسان شاہ (وزیرصنعت وحرفت): میرے خیال میں جناب! اسمبلی کی کارروائی اِسطرح طویل ہوگی۔ آپ کی تجویز مناسب ہے۔

جناب سپیکر: جعفرصاحب! آپ کی کیارائے ہے؟

شیخ جعفرخان مندوخیل: demands for grants نے بھی آنی ہیں۔ وہ wind-up speech بھی کریں گے ٹائم لگے گا۔

جناب سپیکر: جی۔ وقفہ سوالات کو معطل کیا جاتا ہے۔ اور آج کے سوالات اگلے session تک کیلئے defer کئے جاتے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم سردارزادہ ناصرخان جمالی، ممبر، بلوچستان صوبائی اسمبلی نے بہت اہم کام کی وجہ سے دو دن کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم محمد یونس ملازئی صاحب، وزیر نے کوئٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم سلطان محمد ترین صاحب، وزیر نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ پروین مگسی صاحبہ، وزیر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم محمد صادق عمرانی صاحب، وزیر نے ذاتی کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں) وزیرخزانہ! مالی سال 11-2010ء کے بجٹ پر اپنی اختتامی تقریر wind-up speech کریں۔

میرمحمد عاصم کردگیلو (وزیرخزانہ): جناب سپیکر صاحب! پہلے مطالباتِ زر پیش کروں یا؟

جناب سپیکر: دیکھیئے آپ wind-up speech دیں اُسکے بعد مطالبات زِر ہونگے۔ ہاں پھر تو بجٹ منظور ہوگا تو پھر تو فائدہ نہیں ہوگا ناں۔

وزیرخزانہ: سپیکر صاحب! آپ کی بہت بہت مہربانی۔ میں آپکا، اِس House کا، اپنے colleagues کا جنھوں نے بحث میں حصہ لیا اور اپنی مناسب تجاویز دے دیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں سب سے پہلے اپنے colleague بھائی جس نے پہلی speech کی جعفر خان مندوخیل صاحب، اُنہوں نے نواب محمد اسلم رئیسانی کو اور مجھے مبارکباد دی، میں اِس پر دل کی گہرائیوں سے اُنکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! جناب جعفر خان مندوخیل صاحب نے بہت اچھے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کچھ ہماری راہنمائی بھی کی۔ اُنکی تجاویز جن سے اِس ہاؤس کو اُنہوں نے آگاہ کیا، میں اُنکا ممنون ومشکور ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! اُنکی بہت اچھی تجاویز تھیں۔ اور جو تجاویز انہوں نے پی اینڈ ڈی کے بارے میں دی ہیں میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی discuss کی ہے۔ اور وزیر اعلیٰ صاحب اُس دن خود اسمبلی میں تشریف فرما تھے۔ اور اُنہوں نے بھی اسے appreciate کیا ہے۔ انشاءاللہ ہم اُنکی جو تجاویز ہیں، جعفر صاحب سے بھی ہمارے CM نے کہا بیٹھ کر اس پر ایک اچھا فیصلہ کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! جعفر خان صاحب نے اور بھی بیش بہا قیمتی تجاویز سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔ میں یہاں عرض کرنا چاہونگا کہ پی اینڈ ڈی سے ترقیاتی فنڈز کی جتنی بھی تجاویز آئی ہیں فنانس کو اور فنانس نے من وعن اُنکی ریلیز ز جاری کی ہیں۔ اور 100% سپیکر صاحب! PSDP پر نظر ثانی کیلئے محکموں کا جو revised PSDP ہوتا ہے۔ میں چاہونگا کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت وہ سارے ڈیپارٹمنٹس کو بلا کر اُن سے تجاویز جو revised کرتے ہیں، وہ سارے محکموں کو اعتماد میں لیکر کریں۔ سپیکر صاحب! جو ہمارے دوسرے ممبران، میری بہن، محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ غالباً نہیں آئی ہیں۔ اُنہوں نے بھی اِس House کو بہتر طریقے سے اپنی تجاویز دی ہیں۔ میں اُنکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جو اُنہوں نے مبارکباد دی دی ہے چیف منسٹر صاحب کو، اُسکی سربراہی میں اس team کو House کو، میں اُنکا بھی بہت ممنون ومشکور ہوں۔ سپیکر صاحب! محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ نے جو تجاویز دی ہیں، اُس دن اسمبلی میں جتنے بھی ممبران نے speech کی ہے سی ایم صاحب بھی ادھر تشریف فرما تھے اور اُنہوں نے ان points کو note کیا تھا۔ اور اُنکا جائزہ لیا ہے۔ میں اُنکو یقین دلاتا ہوں کہ اُنہوں نے جو تجاویز دی ہیں انشاء اللہ ان پر عملدرآمد کیا جائیگا۔ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی مد میں جو پیسے رکھے گئے ہیں۔ ہمارے جعفر بھائی نے بھی اسے appreciate کیا، اسی طرح روبینہ عرفان صاحبہ نے بھی اسے appreciate کیا اور ہمارے دیگر ممبروں

نے بھی اسے کافی appreciate کیا ہے میں انکا ممنون ہوں۔ جو تجاویز اُنہوں نے دیں انشاءاللہ اُن پر عملدرآمد کیا جائیگا۔ ہمارے معزز محترم لیڈر آف اپوزیشن جناب ۔۔۔(مداخلت)

Mr . Speaker: Let me correct you, there is no Leader of the Opposition in the Assembly at the moment .

وزیرخزانہ: اِنہوں نے جو اپنی speech میں بجٹ کو سراہا، میں اُسکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جو اپنی تجاویز سے اس ایوان کو آگاہ کیا ہے، میں اور سی ایم صاحب نے اسکا نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے اپنے فنڈز کی بات کی ہے انشاءاللہ اس پر عملدرآمد کیا جائیگا۔ اور جناب سپیکر صاحب! جو اُنہوں نے بلڈوزر ہاورز کی بات کی، اُسکا بھی نوٹس لیا جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں یہ اُسکی ایک اچھی اور مثبت تجویز ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے محترم سلطان ترین صاحب نے جو اپنی speech میں ہمارے چیف منسٹر کو اور اس ہاؤس کو مبارکباد دی ہے میں اُسکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو اُنکی تجاویز ہیں انشاءاللہ اِس مالی سال میں اُنکو سی ایم صاحب کے توسط سے حل کیا جائیگا۔ جناب سپیکر! میر اصغر رند صاحب اور جناب اسماعیل گجر صاحب نے جو ہمارے بجٹ کو appreciate کیا ہے میں اُنکا بھی دل کی گہرائیوں سے مشکور و ممنوں ہوں۔ اور جناب اسماعیل گُجر صاحب نے جو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی پوسٹوں کیلئے کہا تھا انشاءاللہ سی ایم صاحب اُنکی تجاویز پر عملدرآمد کروائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! مولانا سرور صاحب جنہوں نے ہمارے سی ایم کا نہیں بلکہ ہمارے سیکرٹری فنانس کا بھی شکریہ ادا کیا تھا، اُنکا بھی میں ممنوں ہوں۔ محترمہ نسرین کھیتران صاحبہ، میر شاہنواز مری صاحب، سید عبدالباری آغا صاحب، جناب جان علی چنگیزی صاحب، ڈاکٹر فوزیہ مری صاحبہ، محترمہ رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ، محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ، محترمہ حسن بانو صاحبہ ۔۔۔(مداخلت)

Mr . Speaker: Order in the House please, order in the House please.

وزیرخزانہ: محترمہ راحیلہ درانی صاحبہ اور جے پرکاش صاحب، اِن کا میں بہت مشکور ہوں اور جس خلوصِ نیت سے اِس اسمبلی فلور پر اس بجٹ کو اُنہوں نے appreciate کیا تھا اور اُسکی افادیت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا، میں اُنکا مشکور و ممنون ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! بلوچستان کا بجٹ 11-2010ء میں سمجھتا ہوں جس انداز سے ہمارے ممبران نے اس کی تعریف کی ہے، واقعی یہ بجٹ تعریف کے قابل تھا۔ سپیکر صاحب! آپ جانتے ہیں کہ یہ بجٹ بلوچستان کی تاریخ میں جتنے بھی بجٹ گزرے ہیں اُن سے بڑا حجم

کا بجٹ یہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! نواب محمد اسلم رئیسانی کی سربراہی میں، ہم نے موجودہ سال میں، پچھلے سالوں میں جو بلوچستان کیلئے جدوجہد کی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ سپیکر صاحب! پہلے بلوچستان ساڑھے تئیس بلین کا مقروض تھا جب نواب صاحب نے اقتدار سنبھالا۔ تو انکی راہنمائی اور اُنکی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اُنکی جدوجہد کو ہم نے عملی جامہ پہنانے کیلئے فیڈرل گورنمنٹ کیساتھ نواب صاحب کی سربراہی میں تفصیلاً گفتگو کی۔ جب بلوچستان قرضے بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔ سپیکر صاحب! پہلے مرحلے میں جو ہمیں OGDC سے پانچ بلین ملے۔ نواب صاحب نے ہمارا جو over-draft تھا، اسکے قرضے میں وہ دے دیئے۔ بقایا ساڑھے سترہ بلین کے قرضے اس بارے میں اسٹیٹ بینک اور فیڈرل گورنمنٹ کیساتھ اُنہوں نے مذاکرات شروع کیئے، پہلے مرحلے میں اُنہوں نے انہیں soft loan میں convert کر دیا۔ دوسرے مرحلے میں فیڈرل گورنمنٹ کیساتھ کئی عرصے تک گفت وشنید ہوتی رہی میٹنگیں ہوتی رہیں۔ اُسکے بعد فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے پرائم منسٹر، پریزیڈنٹ اور اُس دور کے مشیر فنانس جناب شوکت ترین صاحب میں اُسکا بھی دل کی گہرائیوں سے ممنون ومشکور ہوں کہ اُنہوں نے stand لیا اور ہمارے over-draft کے جو ساڑھے سترہ بلین بچ گئے تھے وہ فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے ذمے لیے کہ میں ادا کرونگا۔ جناب سپیکر صاحب! اڑتیس کروڑ روپے ہم اسمیں صرف سود دیتے تھے per month۔ اور جب یہ فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے ذمے لے لیا تو اُس ٹائم تک ہم نے 42 بلین صرف سود دے چکے تھے سپیکر صاحب! اور خدا کا شکر ہے کہ اسکے بعد ہمارا loan بھی ختم ہوا اور سود دینا بھی گورنمنٹ آف بلوچستان نے بند کر دیا۔ اور شکر ہے آج اللہ تعالیٰ کا کہ اسکے بعد جو این ایف سی ایوارڈ کا مرحلہ آیا سپیکر صاحب! آپ نے دیکھ لیا جو نواب صاحب نے اور ہماری گورنمنٹ نے ایک plea لیا تھا کہ جو اس سے پہلے جتنے بھی این ایف سی ایوارڈز ہوئے ہیں اُنکا طریقہ کار غلط تھا۔ سپیکر صاحب! آپ خود دیکھیں صرف criteria اُسمیں population تھا۔ اور دوسرے criteria's اُسمیں نہیں تھے۔ اور مختلف مدات جیسے population ہے، اُسمیں رقبہ ہے، غربت ہے، وہ کسی criteria کو اُسمیں نہیں لیا گیا تھا۔ اور اسکے بعد این ایف سی ایوارڈ کی مختلف صوبوں میں اسکی میٹنگیں ہوتی رہیں۔ اور اسکے ایک سال بعد کراچی میں میٹنگیں ہوئیں، پشاور میں میٹنگیں ہوتی رہیں، ہمارے کوئٹہ میں، ہمارے لاہور میں، ہمارے اسلام آباد میں، آخر کار یہ طے ہوا کہ جو بلوچستان کا مؤقف تھا، وہ بالکل درست ثابت ہوا۔ سپیکر صاحب! ہم اب اس قابل ہوئے ہیں کہ ہم نے 152 بلین کا بجٹ پیش کیا۔ سپیکر صاحب! میں اپنے سیکرٹری فنانس محفوظ علی خان صاحب اُسوقت ہمارے ممبر تھے، ڈاکٹر گل فراز اور ہمارے فیڈرل منسٹر فنانس شوکت ترین صاحب

تھے میں اُنکا ممنون ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے موقف پر stand لیا۔ سپیکر صاحب! آپکو میں بتاتا چلوں کہ آج جو ہم نے 152 ارب روپے کا بجٹ پیش کیا ہے وَن یونٹ کے بعد جو اسمبلیاں وجود میں آئیں، تو بلوچستان کا پہلا بجٹ 73-1972ء کا، اُسوقت کے وزیرخزانہ مرحوم احمد نواز بگٹی نے پیش کیا تھا۔ سپیکر صاحب! اُس بجٹ کا حجم 15 کروڑ 88 لاکھ روپے تھا۔ اور 8 کروڑ 29 لاکھ کا اُسمیں خسارہ تھا، وہ بھی فیڈرل گورنمنٹ نے کہا تھا کہ ہم آپکو دے دینگے۔ آج میں نے سیکرٹری فنانس سے کہا کہ آپ ان ڈاکومنٹس کو check کریں کہ 8 کروڑ 29 لاکھ جو انہوں نے خسارے کا کہا تھا کہ ہم دے دینگے، آیا اُنہوں نے دیئے یا نہیں؟ سپیکر صاحب! 74-1973ء کا بجٹ 23 کروڑ 26 لاکھ 77 ہزار کا تھا۔ اسکا خسارہ 9 کروڑ 76 لاکھ تھا۔ یہ شہید گورنر نواب اکبر بگٹی نے پیش کیا تھا۔ سپیکر صاحب! 75-1974ء کا بجٹ 77 کروڑ 23 لاکھ کا تھا اس کا خسارہ 14 کروڑ تھا یہ شہید نواب غوث بخش رئیسانی صاحب نے پیش کیا تھا۔ سپیکر صاحب! 76-1975ء کا 82 کروڑ کا بجٹ تھا اور خسارہ 9 کروڑ تھا، یہ بھی شہید نواب غوث بخش رئیسانی صاحب نے پیش کیا تھا۔ جناب! 77-1976ء کا بجٹ 88 کروڑ 38 لاکھ تھا، یہ وفاقی وزیرخزانہ نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پیش کیا تھا۔ سپیکر صاحب! 80-1979ء کا بجٹ 80 کے بعد یہ ایک ارب تک پہنچا ہے سپیکر صاحب! note کریں۔ 1 ارب 28 کروڑ کا بجٹ تھا، خسارہ اسمیں 32 کروڑ 45 لاکھ تھا، یہ گورنر لیفٹیننٹ جنرل رحیم الدین خان نے پیش کیا تھا۔ 81-1980ء کا بجٹ 1 ارب 46 کروڑ کا تھا، خسارہ 15 کروڑ 56 لاکھ تھا۔ اور 82-1981ء کا بجٹ بھی گورنر رحیم الدین نے پیش کیا تھا۔ اسکا بجٹ 1 ارب 79 کروڑ 24 لاکھ تھا، خسارہ اسمیں 16 کروڑ 98 لاکھ تھا۔ 84-1983ء 2 ارب 12 کروڑ روپے کا بجٹ تھا خسارہ 50 لاکھ یہ بھی گورنر رحیم الدین نے پیش کیا تھا۔ سپیکر صاحب! 85-1984 کا بجٹ 3 ارب 95 کروڑ کا تھا خسارہ 42 کروڑ 50 لاکھ تھا۔ سپیکر صاحب! میں آپکو عرض کروں کہ 86-1985ء کا بجٹ 3 ارب 55 کروڑ تھا، یہ سیف اللہ پراچہ صاحب نے پیش کیا تھا۔ اور 88-1987ء کا بجٹ 5 ارب 81 کروڑ تھا، خسارہ ایک ارب 80 کروڑ تھا۔ یہ ہمارے ہمایوں مری صاحب نے پیش کیا تھا۔ اور 89-1988ء کا بجٹ 2 ارب 18 کروڑ تھا اسکا خسارہ تھا۔ بجٹ کا حجم 6 ارب 24 کروڑ روپے کا جسے نگران وزیر اعلیٰ ظفراللہ جمالی صاحب نے پیش کیا تھا۔۔۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ اندازہ ہو گیا جو شروع کے آپ نے بجٹ بتائے۔

وزیرخزانہ: سپیکر صاحب! اعداد و شمار بتا رہا ہوں کہ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ دو تین بچ گئے ہیں میں

آپکے knowledge میں لاؤں کہ یہ تو وَن یونٹ کے بعد کے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے ،اس سے پہلے کے جو ہمیں بجٹ دیئے گئے تھے وہ غالبًا لاکھوں میں ہونگے۔ سپیکر صاحب! 1990-91ء کا بجٹ نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب نے پیش کیا تھا، وہ بھی 1 ارب 5 کروڑ روپے کا تھا۔ اور اسکے بعد 1991-92ء کا بجٹ 10 ارب روپے کا تھا اور 1993-94ء کا بجٹ بھی نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب نے پیش کیا تھا یہ 12 ارب 95 کروڑ کا تھا۔ سپیکر صاحب! 1994-95ء کا بھی 14 ارب 96 کروڑ روپے کا بجٹ تھا، خسارہ 23 کروڑ تھا۔ یہ ہمارے آنر ایبل ممبر شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے پیش کیا تھا۔ اسکے بعد 1995-96ء کا بجٹ 15 ارب 85 کروڑ تھا یہ بھی ہمارے شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے پیش کیا تھا۔ 1996-97ء کا بجٹ 17 ارب 91 کروڑ روپے کا تھا، خسارہ 2 ارب تھا یہ بھی ہمارے شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے پیش کیا تھا۔ اسکے بعد 1997-98ء کا بجٹ 19 ارب 81 کروڑ تھا، خسارہ 32 کروڑ تھا اس وقت وزیر اعلیٰ اختر مینگل صاحب تھے اُنہوں نے پیش کیا تھا۔ اسکے بعد 1998-99ء کا بجٹ ہمارے محترم آنر ایبل وزیر سید احسان شاہ نے پیش کیا تھا اور اسکے بعد 2000-01ء کا بجٹ 25 ارب 61 کروڑ کا تھا، یہ جسٹس امیر الملک مینگل نے پیش کیا تھا۔ اسکے بعد 2002ء میں ملک نعیم احمد نے پیش کیا تھا 2002-03ء کا 10 ارب روپے کا تھا۔ 2003-04ء کا بجٹ 34 ارب 42 کروڑ کا تھا یہ ہمارے آنر ایبل سید احسان شاہ صاحب نے پیش کیا تھا۔ سپیکر صاحب!۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: ابھی شاہ صاحب کا نام آ گیا تو اب ختم کریں۔ شاہ صاحب نے 7 بجٹ پیش کیے ہیں گن کے بتاؤ۔

وزیر خزانہ: جی ہاں۔ جناب سپیکر صاحب! اسکے بعد دوسرے دو تین بجٹ تھے وہ ہم نے پیش کیے تھے۔ جناب سپیکر صاحب! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب بلوچستان کا پہلا بجٹ پیش ہوا 15 کروڑ 88 لاکھ روپے کا۔ آپ اسکا اندازہ لگائیں کہ اس سے پہلے جو وَن یونٹ تھا تو وہاں ہمیں کیا ملا ہے؟ آپ اسکا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس! ایک منٹ! منسٹر انڈسٹریز کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت وحرفت): جناب! میں محترم فنانس منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میں نے کتنے بجٹ پیش کیے، انکی معلومات کے مطابق؟ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں۔

وزیر خزانہ: ٹوٹل سات پیش کیے ہیں۔

وزیر صنعت وحرفت: جناب! اگر سال بھی بتادیں تو مہربانی ہوگی؟

وزیر خزانہ: سر! اِن کو بتاؤں ناں۔ یہ میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے بتادیاناں، سب کو پتہ ہے۔ جی فنانس منسٹر! continue please۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! ابھی آپ کے اپنے سیکرٹریٹ کا بجٹ اس دفعہ 23 کروڑ ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اُس زمانے میں مطلب 15 کروڑ 88 لاکھ، اُسمیں بھی خسارہ 8 کروڑ۔ آپ اس صوبے کو کیسے چلاتے تھے؟ ہماری پسماندگی کی وجہ یہی ہے جو فیڈرل کی طرف سے ہمیں فنڈز نہیں دیے گئے، اِس سے ہمارا صوبہ پسماندہ رہا، ہماری تعلیم بالکل نہ ہونے کے برابر ہے، ہمارے جتنے بھی ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، دوسرے سیکٹرز ہیں، زراعت ہے، اریگیشن ہے۔ اِسی وجہ سے نہیں ہوئے سپیکر صاحب! کہ ہمارے پاس فنڈز ہی نہیں تھے۔ ابھی آپ اندازہ لگائیں آپ کے سیکرٹریٹ کا بجٹ 23 کروڑ ہے۔ اوراُس زمانے میں 15 کروڑ میں آپ سارے بلوچستان کو کیسے چلاتے تھے؟ تو اُس زمانے سے جو ہمارا plea تھا کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہورہی ہے۔ ہمارا مؤقف بالکل درست ہے۔ سپیکر صاحب! میں اب آگے چلوں۔ جو ہمارا موجودہ بجٹ ہے، اس دفعہ میرے خیال میں ہمارے کچھ ممبرز نے اپنی تجاویز دی ہیں اُن پر انشاءاللہ عملدرآمد کیا جائیگا۔ مگر جو ہمارے ممبرز ہیں، جتنے بھی ہمارے دوسرے سیکٹرز تھے انکو appreciate کیا ہے۔ اور جتنے بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹس تھے اس دفعہ ساروں کو فنڈز دیے گئے ہیں۔ کسی ڈیپارٹمنٹ کو نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ اور چیف منسٹر صاحب کے، جو انہوں نے بلوچستان میں income investment کا آرڈر دیا ہے اُسمیں 12 بلین رکھے گئے ہیں اس کو بھی ہمارے ممبران نے appreciate کیا ہے۔ میں بھی اسکو appreciate کرتا ہوں۔ investment board جو بنایا ہے جناب سپیکر صاحب! لیویز کو جو بحال کیا گیا ہے اسکی مد میں ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میرے خیال ہمارے House اور جتنے بھی ہمارے ممبران ہیں انہوں نے اسکو سراہا ہے۔ سپیکر صاحب! جو ہمارے ہیلتھ کی مد میں پیسے رکھے گئے ہیں دوائیوں کی مد میں، جیسے ہمارے آنرایبل ممبر جعفر مندوخیل صاحب نے بھی کہا کہ پہلے جب ہم جاتے تھے تو ہسپتالوں میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ ڈاکٹرز بھی نہیں تھے، دوائی بھی نہیں تھی، سرنج وغیرہ بھی نہیں تھے کچھ نہیں تھا۔ انشاءاللہ اس مد میں جو پیسے رکھے گئے ہیں انکو صحیح utilize کیا جائے، میرے خیال سارے ہسپتالوں میں، جیسے ہمارے جعفر صاحب نے کہا دوائیاں بھی ہونگی ڈاکٹرز بھی ہونگے۔ سپیکر صاحب! اس دفعہ جو ہمارے 10-2009ء کے صوبائی محاصل ہیں، جو ہمارے resources ہیں اُن میں غالبًا ایک ارب کی کمی آئی ہے۔ میرے خیال میں یہ ہمارے لیے ایک سوالیہ نشان

ہے۔ہمیں چاہیے کہ آئندہ ہم محنت کریں اوراس مد میں اس دفعہ ایک ارب کا ہمیں جو ہدف تھا اس میں کمی آئی ہے، آئندہ ہم اسکو بڑھائیں۔سپیکر صاحب! ہمارے جوامن وامان کی صورتحال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔اور دوسرے صوبوں کی طرح ہم نے بھی اس سال اپنی فورسز کی تنخواہوں کی مد میں %100 اضافہ کیا ہے تاکہ ہمارے لاءاینڈ آرڈر کی situation کنٹرول میں آجائے۔اوراس دفعہ سی بی اے کے پروجیکٹ کے چھ ہزار ملازمین کو بھی ہم نے مستقل کر دیا ہے۔سپیکر صاحب! اس دفعہ پولیس اور لیویز کی جو تنخواہوں میں %100 اضافہ کیا ہے، اُنکو بھی چاہیے کہ وہ اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کریں جیسے اُس دن جعفرخان مندوخیل صاحب کہہ رہے تھے۔اوراسی طرح جناب سپیکر! سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں جو ہم نے %50 اضافہ کیا ہے گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کے میڈیکل الاؤنس کو دُگنا کر دیا ہے اور گریڈ16 سے 22 تک %15 میڈیکل الاؤنس کا اعلان بھی کیا ہے۔اور سرکاری ملازمین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی صلاحیتیں اچھی طرح بروئے کارلائیں اور جان فشانی سے کام کریں۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپکا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ اس پر کافی دوتین دن بحث بھی ہوئی ہے۔اور اپنی پہلی speech میں بھی بلوچستان کے جتنے ڈیپارٹمنٹس تھے اُن پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔سپیکر صاحب! ایک مرتبہ پھر میں اِس House کا، اپنے قائد ایوان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے میری راہنمائی کی۔اور اِس House کو اپنی اچھی تجاویز سے نوازا۔ سپیکر صاحب! آخر میں میں حسبِ روایت جو آپکے سیکرٹریٹ کے ملازمین ہیں انکے لیے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سیکرٹریٹ واضح کردیں تاکہ آپکے لیے بعد میں problem نہ ہو۔

وزیرخزانہ: بلوچستان صوبائی اسمبلی اور ایم پی اے ہاسٹل کے تمام ملازمین کے لیے دو تنخواہیں بمع الاؤنسز بطور بونس دینے کا اعلان کرتا ہوں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: Thank you

وزیرخزانہ: Thank you سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: Thank you وزیرخزانہ! شکریہ۔اب مطالباتِ زر بابت سال 11-2010ء پر رائے شماری ہوگی۔

مطالباتِ زر بابت سال 11-2010ء

جناب سپیکر: وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **1** پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیرخزانہ): بِسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو

13 ارب 52 کروڑ 33 لاکھ 19 ہزار 90 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"جنرل ایڈمنسٹریشن (بشمول) آرگنز آف سٹیٹ، فسکل ایڈمن، اکنامکس ریگویشن، سٹیٹسٹکس و پبلیسٹی اور انفارمیشن"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 1 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 1 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 1 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **2** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **14 کروڑ 76 لاکھ 50 ہزار 8 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"صوبائی ایکسائیز"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 2 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 2 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 2 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **3** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **1 کروڑ 1 لاکھ 49 ہزار** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"اسٹامپ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 3 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 3 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 3 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **4** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **5 کروڑ 47 لاکھ 86 ہزار 2 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"دیگر ٹیکسز اور محصولات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 4 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 4 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 4 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **5** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **4 ارب 50 کروڑ** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران

بسلسلہ مد**"پنشن"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 5 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 5 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 5 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **6** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **55 کروڑ 16 لاکھ 80 ہزار 5 سو 40 روپے** سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**"ایڈمنسٹریشن آف جسٹس"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 6 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 6 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 6 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **7** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **5 ارب 50 کروڑ 43 لاکھ 37 ہزار 5 سو روپے** سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**"صوبائی پولیس"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 7 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 7 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 7 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **8** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **1 ارب 99 کروڑ 21 لاکھ 40 ہزار 5 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**"بلوچستان کانسٹیبلری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 8 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 8 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 8 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **9** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **3 ارب 72 کروڑ 54 لاکھ 13 ہزار 7 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**"لیویز"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 9 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 9 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 9 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **10** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **32 کروڑ 2 لاکھ 75 ہزار 4 سو** روپے سے متجاوز

نہ ہووزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**جیل خانہ جات ومقامات قیدوبند**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 10 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 10 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 10 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **11** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2 کروڑ 57 لاکھ 63 ہزار** روپے سے متجاوز نہ ہووزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**شہری دفاع**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 11 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 11 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 11 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **12** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2 کروڑ 78 لاکھ 91 ہزار** روپے سے متجاوز نہ ہووزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**نارکوٹیکس کنٹرول**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 12 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 12 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 12 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **13** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **4 ارب 30 کروڑ 45 لاکھ 32 ہزار 4 سو** روپے سے متجاوز نہ ہووزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**سول ورکس بشمول عملہ چارجز**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 13 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 13 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 13 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **14** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **1 ارب 72 کروڑ 35 لاکھ 62 ہزار 9 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**پبلک ہیلتھ سروسز**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 14 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 14 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 14 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **15** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **65 کروڑ 22 لاکھ 75 ہزار** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"واسا"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 15 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 15 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 15 منظور ہوا۔ جی جان علی صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ دیکھیئے کوئی پوائنٹ آف آرڈر during this نہیں ہوگا۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): ٹھیک ہے۔ .Thank you sir جس طرح اسمبلی، وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ اور بلوچستان ایم پی ایز ہاسٹل۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں یہ چھوڑیں ناں۔ یہ آپکا کام نہیں ہے please۔

وزیر کوالٹی ایجوکیشن: سر! D.P.R کے ملازمین کیلئے ایک بونس کا اعلان کیا جائے جو سالہا سال ہماری خدمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تجویز آپ بعد میں دے دیں۔ مطالبات زر پورے کریں گے اُسکے بعد وزیرخزانہ کریں گے۔ میرے خیال میں .This is not much important, please آپ اِن کو مطالبات زر پیش کرنے دیں اسکے بعد اگر وہ چاہیں گے تو کر لیں گے۔ ٹھیک ہے ناں جی۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **16** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **17 ارب 31 کروڑ 82 لاکھ 41 ہزار 5 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"تعلیم"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 16 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 16 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 16 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر **17** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **98 لاکھ 14 ہزار 6 سو** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"آثار قدیمہ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 17 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 17 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی

مطالبہ زر نمبر 17 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **18** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **7** ارب **44** کروڑ **27** لاکھ **7** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **''صحت''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 18 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 18 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 18 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **19** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **40** کروڑ **36** لاکھ **7** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **''افرادی قوت اور لیبر انتظام''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 19 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 19 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 19 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **20** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **7** کروڑ **87** لاکھ **72** ہزار **9** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **''انتظامات، کھیل اور تفریحی سہولیات''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 20 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 20 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 20 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **21** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **5** کروڑ **27** لاکھ **78** ہزار **8** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **''ثقافتی خدمات''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 21 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 21 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **22** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **37** کروڑ **80** لاکھ **59** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **''سماجی تحفظ وسماجی بہبود''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 22 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 22 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 22 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **23** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2** ارب **2** کروڑ **70** لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"قدرتی آفات (ریلیف)"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 23 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 23 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 23 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **24** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **6** کروڑ **75** لاکھ **52** ہزار **7** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"اوقاف"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 24 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 24 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 24 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **25** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **20** کروڑ **21** لاکھ **37** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"خوراک"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 25 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 25 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 25 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **26** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **3** ارب **15** کروڑ **78** لاکھ **31** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"زراعت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 26 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 26 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 26 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **27** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **8** کروڑ **14** لاکھ **14** ہزار **9** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے

دوران بسلسلہ مد**''مالیہ اراضی''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 27 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 27 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 27 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **28** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **1** ارب **30** کروڑ **52** لاکھ **42** ہزارروپے سے متجاوز نہ ہووزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**''امورحیوانات''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 28 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 28 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 28 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **29** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **47** کروڑ **63** لاکھ **62** ہزارروپے سے متجاوز نہ ہووزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**''جنگلات''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 29 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 29 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 29 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **30** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **29** کروڑ **84** لاکھ **88** ہزار **8** سوروپے سے متجاوز نہ ہووزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**''ماہی گیری''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 30 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 30 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 30 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **31** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **4** کروڑ **59** لاکھ **13** ہزارروپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد**''امداد باہمی''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 31 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 31 کومنظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 31 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **32** پیش کریں۔

وزیرخزانہ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2** ارب **90** کروڑ **38** لاکھ **67** ہزار **9** سوروپے

سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''آبپاشی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 32 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 32 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 32 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **33** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **5** کروڑ **67** لاکھ **77** ہزار **3** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**دیہی ترقی**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 33 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 33 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 33 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **34** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **37** کروڑ **46** لاکھ **23** ہزار **9** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**صنعت**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 34 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 34 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 34 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **35** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **4** کروڑ **1** لاکھ **42** ہزار **1** سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**سٹیشنری اور طباعت**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 35 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 35 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 35 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **36** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **9** کروڑ **91** لاکھ **84** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد''**معدنی وسائل (سائنسی شعبہ جات)**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 36 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 36 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 36 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **37** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2 کروڑ 32 لاکھ 71 ہزار 7 سو روپے** سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد "**امدادی رقم ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 37 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 37 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 37 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **38** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 74 لاکھ 46 ہزار 5 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد "**صوبائی پبلک سیفٹی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 38 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 38 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 38 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **39** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2 کروڑ 38 لاکھ 59 ہزار روپے** سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد "**محکمہ ترقی نسواں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 39 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 39 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 39 منظور ہوا۔ میری آنریبل ممبرز سے گزارش ہے کہ demands of grants کے دوران please خاموش رہیں کیونکہ confusion ہو جائیگا۔ اور وہ پھر سب کا نقصان ہوگا۔ I request you, please. وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **40** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **41 کروڑ 80 لاکھ روپے** سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد "**سبسیڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زرنمبر 40 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر 40 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 40 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **41** پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **4 ارب روپے** سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد

"گرانٹ فار لوکل گورنمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 41 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 41 کو منظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 41 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **42** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **60 کروڑ** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"قرضہ جات اور پیشگی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 42 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 42 کو منظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 42 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **43** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **12 ارب** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **" انوسٹمنٹ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 43 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 43 کو منظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 43 منظور ہوا۔

ترقیاتی اخراجات

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **44** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **5 ارب 78 کروڑ 64 لاکھ 53 ہزار** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **"جنرل پبلک سروسز"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 44 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 44 کو منظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 44 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **45** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **11 کروڑ 11 لاکھ 56 ہزار** روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد **" امن وعامہ اور حفاظتی امور"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 45 پیش ہوا۔سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 45 کو منظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی

مطالبہ زر نمبر 45 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **46** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **13** ارب **69** کروڑ **85** لاکھ **80** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**اقتصادی امور**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 46 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 46 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 46 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **47** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **1** ارب **45** کروڑ **86** لاکھ **58** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**ماحولیاتی اقدامات**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 47 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 47 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 47 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **48** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **1** ارب **17** کروڑ **45** لاکھ **32** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**ہاؤسنگ اور کمیونٹی سہولیات**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 48 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 48 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 48 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **49** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **86** کروڑ **90** لاکھ **21** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**صحت**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 49 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 49 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 49 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **50** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **19** کروڑ **28** لاکھ **8** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30/جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**تفریح وثقافت ومذہب**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 50 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 50 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 50 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **51** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **2** ارب **28** کروڑ **89** لاکھ **41** ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 / جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**تعلیمی امور و سروسز**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 51 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 51 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 51 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **52** پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **74** کروڑ **89** لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 / جون 2011ء کے دوران بسلسلہ مد ''**سماجی تحفظ**'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 52 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر 52 کو منظور کیا جائے؟

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 52 منظور ہوا۔ اور اس طرح بلوچستان کا میزانیہ بابت سال 11-2010ء منظور ہوا۔ وزیر خزانہ کو 11-2010ء کا تاریخی بجٹ منظور ہونے پر مبارکباد۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 29 / جون 2010ء بروز منگل بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 5 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)